AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

تفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم از ڈاکٹر مصطفی مسلم۔۔۔منہج و اسلوب

Aleshba Sadaqat
MPhil, SZIC Sheikh Zaid Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore Pakistan
Sania Rehan
MPhil, SZIC Sheikh Zaid Islamic Centre, University of the Punjab, Lahore Pakistan

Abstract

This study examines the methodological and stylistic approach of Dr. Mustafa Muslim in his seminal work al-Tafsīr al-Mawḍūʿī li-Suwar al-Qurʾān al-Karīm. Adopting a thematic exegesis model, Dr. Muslim emphasizes the unity of theme (waḥdat al-mawḍūʿ) within each surah, integrating textual coherence (munāsabāt) and structural harmony into his interpretation. This research analyzes his methodology, compares it with other thematic exegetes, and evaluates strengths and limitations in the context of contemporary Qurʾanic studies. The study concludes that Dr. Muslim's contribution represents a balanced combination of classical exegetical principles and modern analytical organization, though certain thematic determinations require greater conceptual precision.

Keywords: Tafsīr Mawḍūʿī, Mustafa Muslim, Unity of Theme, Qur'anic Coherence, Exegetical Methodology

تمہید:

وقت گزرنے کے ساتھ قرآن کی تفسیر کا علم مختلف ادوار کے ذہنی اور جمالیاتی رجحانات کے مطابق ترقی کرتا رہا ہے۔ تفسیر کی مختلف اقسام میں سے ایک اہم قسم موضوعاتی طریقہ ہے، جو جدید دور میں زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس طریقہ میں قرآن کی آیات کو موضوعات کے مطابق بیان کیا جاتا ہے اور انہیں تفصیل سے بیان کرکے ان کا ایک مربوط فہم فراہم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس طریقہ کی جھلک قدیم تفاسیر میں ملتی ہے، لیکن یہ طریقہ 20ویں صدی عیسوی (14ویں صدی ہجری) تک باضابطہ طور پر ترقی نہیں پایا۔

جدید دور میں اسلامی علما نے اس طریقہ کو متعارف کرایا اور اس کے اصول وضع کیے، جس سے قارئین کو قرآن کے پیغام کو ایک منظم موضوعاتی ڈھانچے میں سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ آیات کو مختلف ابواب کے مطابق مخصوص موضوعات کے تحت جمع کرکے اس طریقہ نے قرآن کا مطالعہ آسان اور جامع بنایا ہے، تاکہ قارئین قرآن کی تعلیمات کو پوری طرح سمجھ سکیں۔

موضوعاتی تفسیر مفسرین کی علمی گہرائی اور ان کے انفرادی اسلوب کو ظاہر کرتی ہے، جو قرآن کے متن، اس کی تفسیر اور اس کے اطلاق سے گہرائی سے متاثر ہیں۔ یہ طریقہ کلاسیکی ورثہ سے جڑا ہوا ہے، لیکن اسے موجودہ دور کی ضروریات کے مطابق ڈھالا گیا ہے، تاکہ قرآن کے پیغام کی جدید اور قدیم فہمی کے درمیان ایک پل فراہم کیا جاسکے۔ اس سے اللہ کی حکمت اور مقصد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، اور قرآن کی رہنمائی کو ایک جامع اور قابل فہم طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔

تفسیر الموضوعی کا تعارف

شریعت کی اصطلاح میں تفسیر موضوعی سے مراد وہ احکامات جن کا تعلق انسانی عقیدہ سے ہو، یا اجتماعی راستوں پر ہوں یا کائنات کے مظاہر پر ہوں ان پر قرآن کریم کی آیات کو اکٹھا پیش کرنا ہے۔

ڈاکٹر محمد قاسم لکھتے ہیں:

"فالتفسیر الموضوعی عبارۃ عن جمع الآیات القرآنیۃ التي تتحدث عن موضوع واحد مشترکۃ فی الھدف وترتیبھا علی حسب النزول کلما امکن ذلک، ثم تناولھا بالشرح والتفصیل وبیان حکمۃ الشارع في شرعہ وقوانینہ مع الاحاطۃ التامۃ بکل جوانب الموضوع کما ورد فی القرآن الکریم والکشف عما یمکین أن یکون قد أثیر حولہ من شبہ الضالین والملحدین من أعداء الدین۔[i]

تفسیر موضوعی عبارت ہے ان آیات قرآنیہ کو جمع کرنے سے جس میں کسی ایک موضوع کے متعلق بیان کیا جاتا ہے جو کہ ہدف اور ترتیب میں نزول کے اعتبار سے مشترک ہوتا ہے پھر اس کو مکمل شرح اور تفصیل کے ساتھ اور شارع کی شرع میں اور قوانین میں حکمت کے بیان کے ساتھ موضوع کے تمام جوانب کا مکمل احاطہ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے کہ اس کے ساتھ گمراہوں، ملحدین اور دین کے دشمنوں کو واضح کیا جاتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم الدکتور مصطفی مسلم

مولف

مولف کا اسم گرامی مصطفی مسلم محمد (1940 تا 2021) ہے۔

آپ ایک مشہور عالم دین تھے آپ کا تعلق شام سے تھا اور آپ کا شمار علم تفسیر کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ موسوعۃ التفسیر الموضوعی کے مشرف تھے۔ آپ کی پیدائش 1940 کو شمالی سیریا میں ہوئی۔

تحصیل علم

آپ کی نشوونما شام میں ہی ہوئی۔ آپ نے جامعہ دمشق سے بی ایس کی ڈگری شریعت الاسلامیہ میں 1965 کو حاصل کی۔ جامعہ ازھر سے ایم فل کی ڈگری تفسیر اور علوم القران کے تخصص میں کی۔ جو کہ 1969 میں حاصل کی۔ اور 1974 میں جامعہ ازھر سے ہی تفسیر العلوم القران میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

خدمات

- آپ سعودی عرب میں بطور مدرس نو سال تک خدمات سرانجام دیتے رہے
- آپ نے جامعہ محمد بن سعود میں 1974 سے 1984 تک اسسٹنٹ پروفیسر 1984 سے 1994 تک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور 1994 سے 1997 تک بطور پروفیسر خدمات سرانجام دیں۔
- قران اور علوم القران کے شعبے کے نائب صدر کے طور پر بھی آپ نے جامعہ بن سعود میں 1974 سے 1982 تک خدمات سرانجام دی۔ اسی طرح شعبہ دعوت واحتساب کے صدر کے طور پر 1982 سے 1984 تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔
- 1997 سے 2010 تک جامعہ شارجہ میں بھی آپ بطور استاد خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جامعہ شارجہ میں شعبہ شریعت کے صدر کے طور پر بھی اپ نے 2000 سے 2001 تک خدمات سرانجام دیں۔
- جامعہ ازھر کے رئیس کے طور پر جنوبی ترکیا میں بھی کام کیا۔

تصنیفی خدمات

آپ نے بہت سی کتب اور بحوث پر کام کیا یہاں سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے لہذا چند ایک اہم کتب مع طباعتی ادارہ اور بحوث کا ذکر کیا جائے گا۔

- مباحث في إعجاز القرآن من منشورات دار القلم دمشق.
- مباحث في علم المواريث منشورات دار المنارة جدة. من
- مباحث في التفسير الموضوعي منشورات دار القلم دمشق.
- معالم قرآنية في الصراع مع اليهود منشورات دار القلم دمشق من
- مناهج المفسرين التفسير في عهد الصحابة من منشورات دار المسلم الرياض.
- تفسير القرآن العظيم العبد الرزاق الصنعاني تحقيق 3 مجلدات مكتبة الرشد الرياض.
- تربية الأسرة المسلمة في ضوء سورة التحريم دار المنارمكة المكرمة.
- مقرر التفسير للسنة الثالثة المتوسطة في المعاهد العلمية بالسعودية۔۔۔ مطابع جامعة الإمام بالرياض.
- مقرر التفسير للسنة الأولى المتوسطة الثانوية في المعاهد العلمية بالسعودية مطابع جامعة الإمام بالرياض.
- التفسير الميسر للقرآن الكريم الجزء التاسع والعاشر – طباعة مجمع الملك فهد بالمدينة المنورة.
- المعجزة والرسول في ضوء سورة الفرقان – دار القلم – دمشق.
- مسالك الأبصار في ممالك الأمصار لفضل الله العمري تحقيق مشترک، وزارة الثقافة الإمارات العربية المتحدة.
- الثقافة الإسلامية: تعريفها مصادرها مجالاتها، تحدياتها – مشترک دار البشير الشارقة.

- الزيادة والإحسان في علوم القرآن لابن عقيلة المكي مشترك - إعداد قسم الدراسة. طبع في عشر مجلدات نشر جامعة الشارقة 2006.
- جامع البيان في القراءات السبع لأبي عمرو الداني مشترك.. طبع في ثلاث مجلدات نشر جامعة الشارقة 2007م.
- الهداية إلى بلوغ النهاية لمكي بن أبي طالب القيسي- مشترك (إشراف) إعداد قسم الدراسة طبع في ثلاثة عشر مجلدا. نشر جامعة الشارقة 2008م.
- التفسير الموضوعي لسور القرآن الكريم)- مشترك- طبع نشر جامعة الشارقة. 2010

الأبحاث

- النظرات في المدرسة العقلية الحديثة.
- معوقات تطبيق الشريعة الإسلامية.
- المناسبات ودلالاتها على إعجاز القرآن الكريم.
- قراءة في بنود الصحيفة (الوثيقة) النبوية.
- ممارسات خاطئة في تربية الطفل.
- التطرف والعنف وأثرهما في الدعوة.
- التفاسير حسب ترتيب النزول في الميزان
- إعجاز القرآن في عصر الحاسوب. 2005
- النصفة في الحوار القرآني/ 2007.

تحقیق و عملی خدمات

ان کی تحقیق میں قرآنی تفاسیر، علمی مناسبات، اور جدید علمی چیلنجز پر توجہ دی گئی ہے۔ وہ "مسالک الأبصار في ممالک الأمصار" اور "الزيادة والإحسان في علوم القرآن" جیسے تحقیقی منصوبوں میں بھی شریک رہے، جو قرآنی علوم کی خدمت میں اہم سنگ میل ہیں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ نے تعلیمی میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں، جن میں ماسٹرز اور ڈاکٹریٹ کے طلبہ کی رہنمائی، قرآنی مقابلوں کی ججنگ، اور قرآنی علوم کے نصاب کی تیاری شامل ہے۔ وہ مختلف علمی کمیٹیوں کے رکن رہے اور اسلامی ثقافت اور قرآنی علوم کی ترقی کے لیے کانفرنسوں اور سیمینارز میں حصہ لیا۔ ان کی علمی زندگی تحقیق، تدریس، اور دعوت کے حسین امتزاج کی عکاسی کرتی ہے، جو امت مسلمہ کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔

وفات

آپ ہفتے کو 5 رمضان المبارک بمطابق 17 اپریل 2021 کو 81 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔[ii]

عمومی تعارف

تفسیر کا نام التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ہے۔ اور اس کے مؤلف کا نام مصطفیٰ مسلم محمد ہے۔ اس کا سن اشاعت 1431ھ / 2010م اور مقام طبع جامعۃ الشارقۃ ہے۔ اور یہ 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد میں مؤلف نے کتاب کا مقدمہ بیان کیا ہے پھر اس میں بسم اللہ کے اختلاف کے بارے میں لکھا ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں سورۃ الفاتحہ البقرہ اور سورۃ ال عمران کی تفسیر ہے۔ دوسری جلد میں سورۃ النساء سے لے کر سورۃ الانعام، تیسری جلد سورۃ الاعراف کی تفسیر سے لے کر سورۃ الراعد، چوتھی جلد میں سورۃ ابراہیم سے لے کر سورۃ طہ، پانچویں جلد سورۃ الانبیاء سے شروع ہو کر سورۃ العنکبوت، چھٹی جلد سورۃ الروم سے لے کر سورۃ غافر، ساتویں جلد سورۃ فصلت کی تفسیر سے لے کر سورۃ الواقعہ، آٹھویں جلد سورۃ الحدید سے لے کر سورۃ المرسلات، نویں جلد اخری سپارے کی تفسیر پر مشتمل ہے یعنی سورۃ نبا سے سورۃ الناس کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ جبکہ دسویں جلد کتاب کی آخری جلد ہے جس میں مؤلف نے ان آیات کو بیان کیا جن سے حوالہ لیا گیا پھر اس کے بعد اطراف الاحادیث کو بیان کیا گیا پھر آخر میں مصادر و مراجع بیان کیے گئے ہیں۔

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وجہ تصنیف

مولف نے اپنے مقدمے میں حمد وثنا کے بعد تفسیر موضوعی کے بارے میں لکھاہے کہ نصف صدی سے تفسیر موضوعی کا اسلوب عام ہوتا جارہاہے اور جامعات میں اس کی تدریس پر خاص توجہ دی جارہی ہے اور قران کی روشنی میں بہت سے موضوعات پر کام ہو چکاہے بہت لوگوں نے مختلف سورتوں کا انتخاب کرکے اس کے موضوعات پر روشنی ڈالی ہے۔ لیکن میرے نزدیک اج تک کسی نے پورے قران کی سورتوں میں تفسیر موضوعی کا انتخاب نہیں کیا۔ تاہم، اس میدان میں عملی اطلاقی پہلو غالب رہاہے اور اصولی مطالعات، خاص طور پر قرآنی موضوعات کے حوالے سے، محدود رہی ہیں۔ اس لیے انہوں نے اس تفسیر کا انتخاب کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم کام کے لیے مدد فرمائی اور 1425ھ / 2004ء میں جامعہ الشارقۃ میں قائم کی گئی کتاب وسنت ریسرچ گروپ نے اس منفرد اور غیر معمولی منصوبے کو اپنانے کا فیصلہ کیا۔

الاستعاذہ

مولف نے اپنی کتاب کے شروع میں مقدمہ کے بعد تعوذ کا ذکر بیان کیا۔ تعوذ پڑھنے کے فضائل قران وسنت سے بیان کیے۔ فضائل بیان کرنے کے بعد تعوذ کے الفاظ بیان کیے اور اس کے بعد تعوذ پڑھنے کا وقت اور اس کے بارے میں حکم بیان کیا۔ اور اس کے بعد اس استعاذہ کے اجمالی معنی بیان کیے۔[iii]

اختلاف تسمیہ

اس کے بعد سورۃ الفاتحہ کا اغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے بسم اللہ کے بارے میں بیان کیا گیا اپ نے بسم اللہ میں اختلاف کو بیان کیا۔

- پہلے موقف میں انہوں نے بیان کیا کہ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ بسم اللہ سورۃ النمل کی ایت کا ایک حصہ ہے۔

  جیسا کہ قولہ تعالیٰ

إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ[iv]

- دوسرے موقف میں انہوں نے بیان کیا کہ مکہ اور کوفہ کے افراد کے نزدیک بسم اللہ سورۃ الفاتحہ کی ایک آیت ہے۔
- ایک مستقل ایت ہے جو ہر سورت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے تاکہ ہر سورت میں فرق بیان کیا جاسکے۔ اس موقف کو انہوں نے مدینہ، بصرہ اور شام کے قراء اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی طرف منسوب کیا۔

بسم اللہ کی اختلاف کے بعد اس کے فضائل اور اس کے مواضع پر روشنی ڈالی گئی۔[v]

تفسیر کا منہج واسلوب

تفسیر القرآن بالقرآن

قران پاک کی تفسیر اور تشریح کا سب سے معتبر ماخذ خود قران مجید ہے۔ اس تفسیر میں اس بات کا بھی لحاظ رکھا گیا کہ اگر قران پاک کی آیات کی تفسیر یا تشریح قران مجید کی ہی کسی آیت یا زیادہ آیات سے ہو رہی ہے۔ تو اسے بھی ذکر کیا جائے مثال کے طور پر عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ میں استفہام اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا جارہاہے وہ بہت عظیم اور اہم ہے، اور عام طور پر معلوم چیزوں سے باہر ہے۔ یعنی: وہ کسی عظیم الشان معاملے کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔ (ضمیر اہل مکہ کی طرف لوٹتی ہے، اگرچہ ان کا ذکر پہلے موجود نہیں، کیونکہ وہ حسی طور پر موجود ہیں اور ان کا ذکر کیے بغیر بھی بات مکمل ہو جاتی ہے، اور اس میں ان کی تحقیر اور بے اعتنائی بھی شامل ہے۔) لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ ضمیر تمام انسانوں کی طرف لوٹے، جس میں اہل مکہ اور دیگر لوگ شامل ہوں۔ قرآنِ کریم میں کئی جگہ اہل مکہ کے بعث (دوبارہ زندہ ہونے) کے متعلق سوالات کا ذکر آیا ہے، جیسا کہ سورۃ یٰسین میں فرمایا گیا:

"وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ"

تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا:

"قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ"[vi]

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اللہ مرنے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا، تو اللہ نے ان کا جواب دیا:

"بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا"[vii]

تساؤل کا مطلب ہے: بعض لوگوں کا دوسروں سے سوال کرنا یا اہلِ ایمان سے دریافت کرنا۔ ضمیر اہلِ مکہ کی طرف لوٹتی ہے جو آپس میں بعث (دوبارہ زندہ ہونے) کے بارے میں سوال کرتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کے بارے میں فرمایا:

"بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ۔ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ"[viii]

(بلکہ انہوں نے وہی کہا جو ان سے پہلے لوگوں نے کہا تھا، کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے، تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟)[ix]

تفسیر القرآن بالحدیث

قرآن پاک کے بعد تفسیر قران کا دوسرا معتبر ماخذ احادیث ہیں۔ اس تفسیر میں جگہ جگہ حدیث کے مشہور اور نادر کتب سے استفادہ کیا گیا۔ اور تفسیر و تفہیم کے لیے احادیث واثار سے مدد لی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے زیادہ تر صحیح احادیث ذکر کی ہیں۔ ہر حدیث کو ذکر کرنے کے بعد آپ نے حاشیہ میں اس حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے درجہ بھی بتایا پھر اگر محدثین کے اس میں آراہیں تو اس کو بھی بیان کیا مثلا سورۃ البقرہ کی اس ایت اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خون بہانہ بھی فساد میں شامل ہے۔ پھر اس ضمن میں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ الصلوۃ والسلام کا قول ہے مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے جہاں ناحق کیا تو مغفرت کا دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد انہوں نے حاشیہ میں اس حدیث کا بتایا کہ یہ ایک مرفوع حدیث ہے۔[x]

تفسیر القرآن بالآثار

تفسیر قران بالحدیث کی طرح آثار اور اقوال صحابہ کو بھی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے۔

تفسیر القران بالعقل

مصطفی مسلم قران کے مضامین کو مختلف عقلی اور علمی تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی تفصیل میں عقل کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ انہوں نے اکثر مقامات پر امام رازی کی تفسیر سے بھی اقوال نقل کیے ہیں۔

المناسبات فی السورۃ

اسم سورۃ اور محور سورۃ میں ربط

مؤلف نے ہر صورت میں مختلف مناسبات اور ربط کو بیان کیا جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں جیسا کہ سورت کے نام اور سورت کے مرکزی موضوع کے درمیان ربط کو بیان کرتے ہوئے مصنف نے سورۃ الحجر میں اس طرح سے بیان کیا۔ سورۃ کے نام اور اس کے مرکزی موضوع کے درمیان یہ تعلق ہے کہ اس کا نام ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو "اصحاب الحجر" کہلاتے ہیں اور جنہوں نے اللہ کے نبی صالحؑ کو جھٹلایا۔ اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوا، یہ اس کا ذکر کرتا ہے۔ یہ ایک نمونہ پیش کرتا ہے جو اس سورت کے مرکزی موضوع کی وضاحت کرتا ہے، یعنی کافروں کے لیے خوفناک انجام جو ان کا منتظر ہے۔

سورت کے آغاز اور اختتام میں ربط

اسی طرح مولف نے ہر سورت کے آغاز اور اختتام میں مناسبت کو بیان کیا۔ جیسا کہ سورۃ الحجر کی کے آغاز اور اختتام میں ربط کو مولف نے بیان کیا کہ سورۃ کے آغاز اور اختتام میں کافروں کے ساتھ برتاؤ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ"[xi]

اور اختتام میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ"[xii]

اسی طرح، قرآن کریم کا ذکر آغاز اور اختتام دونوں میں موجود ہے۔ آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"[xiii]

اور اختتام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ"[xiv]

سورت کے آغاز اور ماقبل سورت کے اختتام میں ربط

اسی طرح مناسبات میں مصنف نے سورت کے آغاز اور ماقبل سورت کی اختتام میں ربط بیان کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الحجر کے آغاز اور اس سے پہلے کی سورۃ، یعنی سورۃ ابراہیم علیہ السلام کے اختتام کے درمیان تعلق یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم کے اختتام میں قیامت کے دن کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا:

"یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ، سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ"[xv]

تو سورۃ الحجر کے آغاز میں فرمایا:

"رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ"[xvi]

یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ مجرم، جن کا ذکر سورۃ ابراہیم میں ہوا، جب وہ آگ میں طویل عرصہ گزاریں گے اور دیکھیں گے کہ مومن گناہگار، جو توحید پر تھے، آگ سے نکال دیے گئے ہیں، تو وہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ دنیا میں مسلمانوں میں شامل ہوتے۔ اسی طرح دونوں سورتوں کے آغاز اور اختتام میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ سورۃ ابراہیم کا اختتام کتاب (قرآن) کے ذکر پر ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ"[xvii]

جبکہ سورۃ الحجر کا آغاز بھی قرآن کے ذکر سے ہوتا ہے. جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ"[xviii]

سورۃ کے مضمون اور ماقبل سورۃ کے مضمون میں ربط

مؤلف نے اکثر مقامات پر سورت کے مضمون اس سے ماقبل سورت کے مضامین کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ سورۃ الحجر اور سورۃ ابراہیم کے مضامین میں ربط بیان کیا گیا۔ سورۃ الحجر اور اس سے پہلے کی سورۃ، یعنی سورۃ ابراہیم کے مضمون کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا ذکر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے کا کچھ حصہ بیان کیا گیا ہے، اور پچھلے انبیاء کی کچھ کہانیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔ یہ سب رسول اللہ ﷺ کو ان کی قوم کے مظالم پر تسلی دینے کے لیے ہے، اور انہیں یہ یاد دلانے کے لیے کہ ان سے پہلے کے انبیاء بھی اپنی قوموں کی طرف سے ایسے ہی اذیتوں کا سامنا کرتے رہے ہیں۔[xix]

سورۃ کے اختتام اور اس کے بعد آنے والی سورۃ کی ابتدا کے درمیان مناسبت:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل کے اختتام پر اپنی معیت (ساتھ ہونے) اور پرہیزگاروں کی حفاظت کا ذکر فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ۔[xx]

اور سورۃ الاسراء کی ابتدا معجزۂ اسراء و معراج کے ذکر سے کی، جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم انعام تھا۔ یہ معجزہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ان کے ساتھ تھا اور ان کی نصرت فرمار ہا تھا، جس کی تصدیق سورۃ النحل کے اختتام میں بھی کی گئی۔[xxi]

اس کے علاوہ، تفسیر کے دوران دیگر مناسبتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- ہر حصے کے آخر میں سورۃ کے مختلف مقاطع (حصوں) اور اس کے مرکزی موضوع کے درمیان مناسبت۔
- ہر نئے حصے کے آغاز میں سورۃ کے مختلف مقاطع کے باہمی تعلق کی وضاحت۔

تفسیر کا اسلوب

اسماء السورۃ

مؤلف نے ہر سورۃ کے آغاز میں اس سورت کے اسماء بیان کر دیے اگر اس سورت کے ایک سے زیادہ نام ہیں تو ان سب ناموں کو تفصیلا مع روایات اور فضائل کے بیان کیا۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ کے سات دیگر ناموں کو تفصیلا بیان کیا گیا جو کہ درج ذیل ہیں الفاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام الکتاب، ام القران، السبع المثانی، سورۃ الصلاۃ، سورۃ الرقیۃ۔[xxii]

فضائل سورۃ

اس کتاب میں اسلوب اختیار کیا ہے کہ وہ سورت کی تفسیر سے پہلے اس سورت کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولف نے سورۃ الحج کے ناموں کے بعد اس کے فضائل بیان کیے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. وَفِي الْمَصَابِيحِ: «فَلَا يَقْرَأْهَا» كَمَا فِي شرح السّنة

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سورۂ حج کو فضیلت عطا فرمائی گئی کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، اور جو شخص یہ دو سجدے نہیں کرتا اسے ان دو آیتوں کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔[xxiii]

آیات کی تعداد

مولف نے ہر سورۃ میں آیات کی تعداد کا ذکر کیا۔ اور اگر اس کے بارے میں ایک سے زیادہ رائے ہوں تو ان کو بھی بیان کیا۔ جیسا کہ سورۃ الحدید کے بارے میں دو رائے کو بیان کیا گیا کہ کوفی اور بصری قرآت کے مطابق سورۃ الحدید کی 29 آیات ہیں۔ جبکہ باقی قرات کے مطابق اس میں 28 آیات ہیں اور پھر ان آیات کا اختلاف بھی بیان کیا گیا۔[xxiv]

وقت نزول

مولف اپنی تفسیر میں ہر سورت کا وقت نزول بیان کرتے۔ اور اسی سے مکی اور مدنی ہونے کا بیان کیا گیا اگر سورت میں کچھ آیات مختلف مقامات کی ہوتی تو اس کی بھی وضاحت کر دیتے۔ جیسا کہ سورۃ المجادلہ میں انہوں نے پہلے ذکر کیا کہ ابن عطیہ کے مطابق سورۃ المجادلہ بالاجماع مدنی ہے مگر حضرت کلبی کی روایت کے مطابق اس کے سات آیات مدنی نہیں ہیں لہذا وہ پھر ان سات آیات کی مع روایات وضاحت کرتے۔[xxv]

موضوعات سورۃ

مؤلف نے ہر سورت کو شروع کرنے سے پہلے اس سورت کے موضوعات پر روشنی ڈالی۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ کے موضوعات میں مولف نے اس سورت کے تحت آنے والے سارے موضوعات کو تفصیلا قرانی آیات اور احادیث کے حوالے سے بیان کیا۔ جو کہ درج ذیل ہیں: الوہیت، توحید اور اس کی اقسام، یوم اخرت، اللہ تعالی کی عبادت اور اس کے لیے اخلاص، ہر معاملے میں اللہ تعالی سے مدد طلب کرنا، صراط مستقیم کا التزام، منعم لوگوں کا راستہ، مغضوب اور ضالین لوگوں کے راستے سے اجتناب۔[xxvi]

محور سورۃ

موضوعات کو بیان کرنے کے بعد اکثر مقامات پر مؤلف نے سورت کے مرکزی موضوع کو بیان کیا۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ کے موضوعات بیان کرنے کی بعد مصنف نے اس کا محور بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس سورت کا ایک ہی محور ہے یعنی کہ اللہ تعالی کی بندگی اختیار کرنے کا طریقہ۔ اور پھر وہ اس کے تحت مختلف روایات اور احادیث بیان کرتے ہیں۔[xxvii]

سورۃ کی تقسیم

مؤلف نے ہر سورۃ کو موضوعاتی اعتبار سے متعدد مقاطع میں تقسیم کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ المجادلہ کو موضوعاتی اعتبار سے تین مقاطع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقطع اول میں 1-4 ایات رکھی گئی جبکہ مقطع ثانی میں 5 سے 19 ایات اور مقطع ثالث میں 20-22 آیات کو بیان کیا گیا۔

مختلف علوم کا بیان

سبب نزول

کسی ایت کا کوئی سبب نزول ہو تو وہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور اگر ایک سے زائد صبر نزول منقول ہوں تو تمام اقوال نہایت مرتب اور منضبط انداز میں وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المجادلہ کی ایت اَلَم ◌تَرَاِلَى الَّذِی ◌نَ نُهُو ◌اعَنِ النَّجْ ◌وٰی ثُمَّ یَعُو ◌دُو ◌نَ لِمَا نُهُو ◌اعَن ◌هُ وَیَتَنٰجَو ◌نَ بِال ◌اِث ◌مِ وَال ◌عُد ◌وَانِ وَمَع ◌صِيَتِ الرَّسُو ◌لِ ◌وَاِذَا جَآءُو ◌كَ حَيَّو ◌كَ بِمَا لَم ◌یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ◌وَیَقُو ◌لُو ◌نَ فِی ◌ اَن ◌فُسِهِم ◌لَو ◌لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُو ◌لُ ◌حَس ◌بُهُم ◌جَهَنَّمُ ◌يَص ◌لَو ◌نَهَا ◌فَبِئ ◌سَ ال ◌مَصِی ◌رُ[xxviii] کی تفسیر کرتے ہوئے مؤلف نے تفسیر بالحدیث کو اسلوب اختیار کیا۔

یہ آیت یہودیوں اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی، جو آپس میں سرگوشیاں کرتے تھے اور جب مؤمنین کو دیکھتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے، اس کا مقصد مؤمنین کو تکلیف دینا اور انہیں غصہ دلانا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس عمل سے منع کیا، لیکن وہ دوبارہ ویسا ہی کرنے لگے۔ ان کی یہ سرگوشیاں گناہ، ظلم، اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور مخالفت کے بارے میں ہوتی تھیں۔ یہودی، نبی کریم ﷺ کے پاس آتے اور آپ کو سلام کرتے ہوئے "السام علیک" کہتے، جس کا مطلب موت ہو۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ آپ ﷺ کی شان کے خلاف ایک ناشائستہ بات تھی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس بات کی وضاحت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے: "ایک یہودی، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور کہا: السام علیک۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: وعلیک۔ پھر فرمایا: جانتے ہو وہ کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے: تم پر موت ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ، کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں کہو: وعلیکم۔"[xxix]

اسرائیلیات کا بیان

اس کتاب میں مؤلف نے کچھ جگہوں پر اسرائیلیات کو بھی بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں اسرائیلیات بیان کرنے کے بعد اس پر نقد بھی کیا گیا ہے چنانچہ اپ پہلے کوئی ایت کی تفسیر بیان کرتے پھر اگر اس میں کوئی اسرائیلی روایت ہوتی تو اس کو ذکر کرتے پھر اس پر نقد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسی اور فرعون کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس وقت جو حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ لوگ تھے ان کی تعداد تقریبا چھ سے سات ہزار کے قریب تھی جبکہ بعض مورخین اور مفسرین نے اپنے کتب میں اسرائیلی روایات بیان کی جیسا کہ ابن الاثیر، ابن کثیر، ابن خلدون وغیرہ نے کہا کہ ان کی تعداد 60 ہزار تھی بچوں عورتوں اور بزرگوں کے علاوہ اسی طرح وہ فرعون کے لشکر کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کی تعداد ایک لاکھ چھ ہزار تھی نقد آپ نے پہلے ہی لکھ دیا کہ راجح کو یہی ہے کہ ان کی تعداد 7 ہزار تھی اور جو تعداد اسرائیلی روایات میں ہیں وہ صداقت سے بہت دور ہیں۔[xxx]

علم الفلک

مؤلف نے اس کتاب میں علم الفلک کا بھی ذکر کیا اور علماء فلکیات کی آرا بھی بیان کی ہیں ایت اَوَلَم یَرَ الَّذِینَ کَفَرُوۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ کَانَتَا رَتقًا فَفَتَقنٰهُمَا کی تشریح میں حاشیے میں بیان کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ علماء فلک یہ ثابت کرتے ہیں کہ سورج زمین اور ستارے ایک ہی تھے اور سورج اگ کا مجموعہ تھا پھر اس سے اچانک زمین اور دوسرے ستارے الگ ہو گئے اور وہ نو ہیں جو کہ سورج کے قریب ہیں عطاوی، ارض، مریخ وغیرہ۔[xxxi]

علم الفقہ

جب کسی ایت میں فقہی مسئلہ بیان کی کرتے ہیں تو اس میں فقہا کی ارا کو بھی بیان کرتے ہیں۔ پھر راجح قول بیان کرتے۔ مثال کے طور پر قوم لوط کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اس میں فقہاء کی آرا بیان کی کہ جو شخص قوم لوط والا عمل کرے اس کی سزا کیا ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قوم لوط والا عمل کرنے والے کو بند سے ڈالا جائے گا اور پھر اس پر پتھر برسائے جائیں گے جیسا کہ قوم لوط کے ساتھ کیا گیا جبکہ امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کو رجم کیا جائے گا چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ مولف کہتے ہیں کہ ان کو قتل کرنا اولی ہے جب کوئی کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پائے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دے۔[xxxii]

ناسخ ومنسوخ

آپ اکثر نسخ کے معاملے میں احتیاط سے کام لیتے ہوئے اس کے ناسخ اور منسوخ دونوں کو بیان کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ النور کی آیت اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِی فَاجلِدُوا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنهُمَا مِائَةَ جَلدَةٍ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس سے پہلے سورۃ النساء میں آنے والی آیت الحبس کے حکم کو نسخ کر چکی ہے۔ یعنی پہلے زنا کی سزا میں عورت کو گھر کے اندر تک محدود کر دیا جاتا تھا پھر اس کا حکم بدل کر کوڑے کی سزا رائج کی گئی۔[xxxiii]

علم القرآت

اور پھر ایت کی ایک سے زیادہ مشہور قرآتیں ہوں تو مولف اس کو ذکر کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ مگر یہ اہتمام ہر موقع پر نہیں کیا گیا اور وہ قراء اس کی رائے کو حاشیے کے اندر بیان کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 36 میں فازلھما کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ کہ جمھور قُرّاءنے "فَاَزَلَّهُمَا" پڑھا ہے، جبکہ حمزہ نے "فَاَزَالَهُمَا الشَّیطٰنُ عَنهَا" الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شیطان نے انہیں اس حالت سے ہٹا دیا جس میں وہ تھے، جیسے کوئی کہتا ہے: "فلاں نے فلاں کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا"، یعنی اسے اس مقام سے دور کر دیا، اور "زال" کا مطلب ہے کہ وہ خود ہٹ گیا۔[xxxiv]

حروف مقطعات کی وضاحت

اس تفسیر میں قران پاک کے بعض سورتیں جن کی ابتدا حروف مقطعات سے ہوتی ہے ان کی تشریح و توضیح کے متعلق مختلف مفسرین کے اقوال نقل کیے گئے ہیں اور ان کی مراد کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی اور راجح رائے کو دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔

مصنف، حروفِ مقطعات کو محض رمزی یا خالی حروف نہیں سمجھتے بلکہ انہیں قرآن کے اعجاز اور چیلنج کا ایک حصہ تصور کرتے ہیں۔ ان کا منہج یہ بھی ہے کہ قرآن میں وارد اسلوب کو بلاغت، فصاحت اور سمعی اثرات کے تناظر میں پرکھا جائے۔

"ليكون في غرابتها أبلغ الأثر في قرع أذن السامع "[xxxv]

مصنف نے سلفِ صالحین کے منہج کی پیروی کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ چونکہ حروف مقطعات کا اصل مفہوم غیر واضح ہے، اس لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی تاویل کو اللہ کے سپرد کرنا ہی درست رویہ ہے۔

وهي من المتشابه الذي على المسلم أن يؤمن بظاهر الآية ويكل المضمر الخفي فيها إلى الله "3

یعنی وہ ظاہری مفہوم پر ایمان اور باطنی راز کو اللہ کے حوالے کرنے کی روش اپناتے ہیں، جو کہ سلف کا مؤقف ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ وہ جدید قاری کو مخاطب کرتے ہوئے اس کے شعور اور عقلی فہم کے تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ حروف صرف ایک سورت تک محدود نہیں بلکہ متعدد سورتوں میں وارد ہوئے ہیں، جیسے

الاستفتاح في هذا الضرب من الحروف الهجائية (الر) لم يقتصر على سورة إبراهيم فحسب، بل جاء في سور يونس وهود ويوسف والحجر 4

اہتمام بالنحو:

مؤلف صرف "ظاہری معنی" پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ الفاظ کی بنیادی ساخت اور تبدیلی کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔ مگر یہ صرف چند ایک مقامات پر وارد ہوئی ہیں۔ جیسا کہ سورۃ النباء کی پہلی آیت میں عم کی ترکیب بیان کرتے ہیں۔ اصلا یہ "عن ما" تھا، پھر نون کو میم میں مدغم کر دیا گیا کیونکہ میم اور نون دونوں غنہ میں شریک ہیں، اور الف کو حذف کر دیا گیا تاکہ خبر کو استفہام سے ممتاز کیا جا سکے۔[xxxvi]

الف کی حذف محض قواعدی نہیں بلکہ بلاغی ضرورت ہے۔ تاکہ خبر اور استفہام میں فرق واضح ہو۔ ڈاکٹر مصطفی ضمائر کے مرجع کو نہایت باریکی سے دیکھتے ہیں، اور ان کے دائرہ دلالت (تخصیص یا عموم) پر بحث کرتے ہیں۔ جیسا کہ

والضمير يعود على أهل مكة.... ولا يمنع أن يكون راجعًا للناس أجمعين [xxxvii]

.ڈاکٹر محمد مصطفی صرف نحوی و صرفی قاعدوں کو بیان نہیں کرتے، بلکہ انہیں سیاق، اسلوب، بلاغت، موضوع اور کلامی مفہوم کے ساتھ جوڑ کر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الجن میں ہے إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ[xxxviii] آپ یہاں استثناء کی وضاحت بیان کرتے ہیں کہ الا کے ذریعہ ایک استثناء پیش ہوا اس کو وہ منقطع قرار دیتے ہیں، یعنی: "ہم نے آسمانوں کو محفوظ کر دیا، اور ہاں وہ شیطان جو تھوڑی سی بات چرا لے۔"

شاعری سے استدلال

اس تفسیر کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ اس میں اکثر مقامات پر مؤلف نے شاعری سے استشہاد کیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الانبیاء کی آیت 33 کی تفہیم میں درج ذیل اشعار سے استشہاد کیا گیا۔

فيا عجبا كيف يعصى الإله   أم كيف يجحده الجاحد

والله في كل تحريكة   وتسكينة أبداً شاهــــد

وفي كل شيء له آية   تدل على أنه واحد[xxxix]

متقدمین کی کتب کا احاطہ

اس تفسیر کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ اس میں متقدمین کی اکثر تفسیری کتب کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الکامل، تفسیر الکاشف، تفسیر الزمخشری، تفسیر الماوردی وغیرہ۔

[i] احمد السيد والقاسم الكومى،التفسير الموضوعى للقرآن الكريم، دارالہدی القاهره،1980ء،ص:7-8

[ii] https://alzahraa.university

[iii] الدكتور مصطفى مسلم،التفسير الموضوعى لسور القرآن الكريم، 3/1

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[iv] سورة النمل:30
[v] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ،6/1
[vi] سورة یس :78-79
[vii] سورة النحل:38
[viii] سورة المؤمنون:82
[ix] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ،4/9
[x] ایضاً،72/1
[xi] سورة الحجر :3
[xii] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم:85
[xiii] ایضاً:9
[xiv] ایضاً:87
[xv] سورة ابراہیم:48-50
[xvi] سورة الحجر:2
[xvii] سورة ابراہیم:52
[xviii] سورة الحجر:1
[xix] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ،96/4
[xx] سورة النحل:128
[xxi] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ، 135/4
[xxii] ایضاً ،9/1
[xxiii] ایضاً ،75/5
[xxiv] ایضاً ،3/8
[xxv] ایضاً، 30/8
[xxvi] ایضاً،14/1
[xxvii] ایضاً،15/1
[xxviii] سورة المجادلہ:8
[xxix] التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم ،43/8
[xxx] ایضاً،51/5
[xxxi] ایضاً ،21/5
[xxxii] ایضاً ،467/5
[xxxiii] ایضاً 174/5
[xxxiv] ایضاً ، 65/1
[xxxv] ایضاً، 6/4
[xxxvi] ایضا،4/9
[xxxvii] ایضا
[xxxviii] ایضا،102/8
[xxxix] ایضاً،26/5